السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بعض لوگ ہاتھ میں گھڑی باندھنے کو مستحب سمجھتے ہیں'اس کی دلیل کیا ہے؟ (فتاویٰ المدینہ: 57)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ہم اس مسئلہ میں اسی حدیث کو دلیل سمجھتے ہیں کہ جو ''صحیح بخاری'' میں عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے:

"عن أم المؤمنين عائشة رضی اللہ عنها قالت: (كان النبي صلى اللہ عليه وسلم يحب التيمن ما استطاع في شأنه كله؛ في طُهوره وترجُّله وتنعُّله"

کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر کام میں دائیں جانب کو پسند کرتے تھے' کنگھی کرنے میں' جوتا پہننے میں، پاکی حاصل کرنے میں اور اپنے ہر کام میں۔

اس کے علاوہ ایک اور بخاری کی حدیث ہے:

"إِنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى لَا يَصْبُغُونَ شُعُورَهُمْ فَخَالِفُوهُمْ"

یہود ونصاریٰ اپنے بالوں کو نہیں رنگتے تو تم ان کی مخالفت کرو۔

دوسری احادیث بھی ہیں کہ جن میں مشرکین کی مخالفت کا حکم ہے۔ ان احادیث کے مجموعے سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ کفار کی مخالفت کرنا ایک مسلمان نصب العین ہونا چاہیے ہمیں ایک بات یہ بھی یاد رکھنی چاہیے کہ کفار کی مخالفت کرنا ایک الگ چیز ہے اور ان کے ساتھ مشابہت اختیار کرنا منع ہے یہ دوسری چیز ہے۔

تو مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ وہ کفار کی مشابہت اختیار کرے بلکہ اس کے لیے یہ لائق ہے کہ وہ ہر وقت کفار کی مخالفت کا قصد رکھے۔ اسی بناء پر کفار کے اندر یہ عادت چل چکی ہے' بائیں ہاتھ میں گھڑی باندھنا۔ ہمیں ایک بہت بڑا ذریعہ حاصل ہوا ہے کہ ہم کفار کی مخالفت کریں۔ تو لہٰذا دائیں ہاتھ میں باندھنا سنت سے محبت اور کفار کے خلاف نفرت کا مظہر ہے۔

ھذا ما عندی واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ البانیہ

لباس اور سنن الفطرہ کا بیان صفحہ: 239

محدث فتویٰ